ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

ہفتہ وار

الحکم قادیان

چہ گوئم با تو از چہار قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

The ALHAKAM QADIAN

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر اعلیٰ
شیخ یعقوب علی احمدی عرفانی

مدیر مسئول
شیخ محمود احمد عرفانی
مجاہد مصری

چندہ سالانہ

مدینۃ المسیح
قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ کو خدا کے فضل سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳۹ | ۱۱ شعبان ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء یوم چہارشنبہ | نمبر ۴۲

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء اجلاس ثانی کا افتتاح

پہلے دن کی مختصر روئداد

قادیان ۲۳ اکتوبر۔ آج بعد نماز جمعہ و عصر جو جمع کر کے مسجد نور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائیں اور پھر چند نکاحوں کا اعلان فرماتے ہوئے خطبہ نکاح ارشاد فرمایا۔ چار بجے مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے نے کی۔ اور پھر حضور نے دعا کے متعلق مختصر تقریر فرمانے کے بعد تمام حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں حضور نے سب سے پہلے مجلس شوریٰ کے اس اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس اجلاس میں ایک خاص موضوع پر غور ہوگا۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی مضمون زیر بحث نہیں آئے گا۔ سوائے اسکے کہ کوئی خاص ضرورت پیش آجائے۔ اس کے بعد حضور نے ایجنڈا کے موضوعات کو بیان کرتے ہوئے ان پر غور و خوض کرنے اور ان کے متعلق۔ سب کمیٹیوں کو رپورٹ پیش کرنے کے متعلق نصائح فرمائیں۔ ایجنڈا کی پہلی تین شقوں یعنی (۱) آیا تمام جماعتوں کے چندوں کے بقائے صاف ہو چکے ہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟ (۲) آیا تمام جماعتوں نے چندے باقاعدہ ادا کئے۔ اگر نہیں تو کیوں؟ (۳) بقایوں کے صاف کرنے اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی پیدا کرنے میں کیا کیا دقتیں ہیں کے متعلق غور کر کے رپورٹ پیش کرنے کے لئے تینتیس ممبروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی جس کے صدر خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور سیکرٹری جناب مولوی عبد المغنی صاحب کو مقرر فرمایا اور چوتھی شق یعنی جماعت جس مالی تنگی میں گزر رہی ہے اس کے کیا علاج ہو سکتے ہیں۔ اس کے متعلق ۲۱ ممبروں پر مشتمل کمیٹی مقرر فرمائی جس کے صدر آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب اور سیکرٹری جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کو مقرر فرمایا۔ اور اجلاس ساڑھے پانچ بجے شام ختم ہوا۔ دونوں سب کمیٹیوں نے اپنے اجلاس ۸ بجے رات شروع کئے۔

اس اجلاس میں ہندوستان کے مختلف حصوں سے جو نمائندے شامل ہوئے ان کی تعداد ۴۹۷ ہے ان میں پنجاب کے علاوہ صوبہ سرحد۔ یو پی۔ بنگال اور دیگر صوبجات کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ مقامی اور بیرونی وزیٹرز کی تعداد ۲۱۶ تھی۔ اس کے علاوہ خواتین وزیٹرز بھی جن کے لئے برعایت پردہ نشست کا انتظام تھا۔ کافی تعداد میں موجود تھیں۔

دوسرے اور تیسرے روز کی مختصر روئداد

قادیان ۲۵ اکتوبر۔ کل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ضروری امور پر غور کر کے رپورٹیں پیش کرنے کے لئے جو دو سب کمیٹیاں مقرر فرمائی تھیں وہ باوجود رات کو گیارہ بجے تک کام کرنے کے صبح کو اپنا کام ختم نہ کر سکیں۔ بلکہ دوسری کمیٹی کا اجلاس ۳ بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس لئے کل مجلس مشاورت کا اجلاس

نظارتوں میں اہم تبدیلیاں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس اصول کے ماتحت کہ ناظروں کے درمیان گاہے گاہے تبدیلیاں ہوتی رہنی چاہئیں۔ بعض تبدیلیوں کا حکم صادر فرمایا۔ اور بعض تبدیلیاں وقتی ضروریات کے ماتحت بھی کی گئی ہیں۔ یہ جملہ تبدیلیاں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

۱۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب حال ناظر امور عامہ و امور خارجہ کو ناظر بیت المال مقرر کیا گیا ہے۔

۲۔ مولوی عبد المغنی خانصاحب حال ناظر بیت المال کو ناظر دعوۃ و تبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔

۳۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب حال ناظر دعوۃ و تبلیغ کو ناظر امور عامہ و امور خارجہ مقرر کیا گیا ہے

۴۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ کو پنجاب اسمبلی کے الیکشن کے کام کے لئے عارضی طور پر نظارت علیا کے کام سے فارغ کیا گیا ہے اس عرصہ میں ان کی جگہ خاکسار مرزا بشیر احمد کو بطور قائم مقام ناظر اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔

۵۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب اس وقت کشمیر میں ہیں اس لئے فی الحال خان ذوالفقار علی خانصاحب کو آنریری طور پر قائم مقام ناظر امور عامہ و ناظر امور خارجہ مقرر کیا گیا ہے

۶۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کشمیر سے واپس آنے پر خاکسار مرزا بشیر احمد سے عارضی طور پر نظارت تعلیم و تربیت کا چارج لینگے اور جب چوہدری فتح محمد صاحب کے نظارت علیا کے کام پر واپس آجانے پر میں تعلیم و تربیت میں واپس جاؤنگا تو سید ولی اللہ شاہ صاحب پہلے مستقل عہدہ نظارت امور عامہ و امور خارجہ کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔

فی الحال خاکسار نظارت علیا و نظارت تعلیم ہر دو کا انچارج رہے گا۔

۷۔ چونکہ میاں شریف احمد صاحب ٹیریٹوریل کی ٹریننگ کے لئے جا رہے ہیں اس لئے ان کی غیر حاضری ...

مبلغین امریکہ کی بورڈران تحریک جدید کیطرف سے دعوت چاء

مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے متعلق حضرت امیر المومنین کی اہم تقریر

قادیان ۱۸ اکتوبر۔ آج ۹ بجے صبح بورڈنگ تحریک جدید میں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے مبلغ امریکہ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے مجاہد تحریک جدید کے اعزاز میں بورڈران تحریک جدید کی طرف سے دعوت چائے دی گئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد ملک سعید احمد صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید نے ایڈریس پڑھا جسکے جواب میں ہر دو مجاہدین نے شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریریں کیں۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں مغرب میں تبلیغ کے متعلق مبلغین کو اہم ہدایات دیں۔ نیز بورڈران تحریک جدید اور ان کے نگرانوں پر تحریک جدید کی اہمیت واضح فرمائی حضور کی یہ تقریر نیز مبلغین کی تقریریں پھر شائع کی جائیں گی۔

مبلغین کی روانگی

آج ساڑھے تین بجے کی ٹرین سے ہر دو مجاہد اعلاء کلمۂ اسلام کے لئے عازم امریکہ ہوئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت چونکہ ناساز تھی اسلئے حضور نے صوفی صاحب کو مسجد مبارک میں اور مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر کو اپنے مکان پر شرف ملاقات بخشا۔ اور دعا فرمائی۔ ساڑھے تین بجے سٹیشن پر مقامی جماعت کا ایک جم غفیر جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ جناب چوہدری شیخ محمد صاحب۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب وغیرہ بزرگان تھے۔ مجاہدین کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے پھر انہوں نے تمام اصحاب سے مصافحہ کیا۔ اسکے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے تمام حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اور "اللہ اکبر" کے نعروں کے درمیان روانہ ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مجاہدین کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں خدمت اسلام بجا لانے کی کامل توفیق عطا فرمائے۔

مہدی جگ وچ آیا

ٹھنڈیاں واواں وگدیاں جگ وچ مہدی رب نے گھلیا
لوکی بھر بھر جھولیاں جاندے توں کیوں رہیا جھلیا
متاں پچھوں پانی وریا توں کیوں پھریں پیاسا
خالی ہتھ نہ مڑدا ڈٹھا جس لوں رب دا آسا
واہ نصیب انہاں دے جناں مہدی دا ویلا پایا!
توڑ کے رشتے ناطے سارے دل وچ رب وسایا!
سید نبی دی فضل خدا دا صادق لوکی پاندے!
واگ جنہاں دی ہتھ شیطاناں خالی ہتھ مر جاندے
خود غرضاں نے ناسمجھاں نوں راہ کوڑے پایا:
شرک ضلالت گمراہی نے گھر گھر ڈیرا لایا!!
جے توں لوڑیں رحمت ربدی دساں تیرے تائیں!
باجوں نبیاں پاک احمدؐ دا ایہہ نعمت ملدی ناہیں!
نبی خدا دے روز نہ آون نہ ایہہ ویلا مڑ ہتھ آوے!
باجوں فضل خدا دے پیارے ایہہ نعمت کوئی نہ پاوے
دن چڑھیا سی گیاں دوپہراں ہن دیگھ ویلا ڈھلیا
عمر گذاری وچ نادانی اگے کجھ نہ گھلیا!
چھوڑ ایہہ غفلت ہمت کر کے آ ڈٹھ مہدی وہڑے
دین دُنی دا شاہ اج ملدا وچ قادیاں دے ڈیرے
(شیخ عبد الحکیم احمدی نئی دہلی)

سیرت المہدی کا ایک ورق

روایات

حضرت میر مہدی حسین صاحب موج کے قلم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم احمد اللہ واصلی علیٰ رسول اللہ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود نبی اللہ

مجھ سے ذکرِ حبیب کی مجلس میں کچھ روایات بیان کرائی گئی تھیں مگر لکھنے والے نے ان کو صحیح طور پر نہ لکھا۔ نہ چھاپتے وقت احتیاط کی گئی۔ اب مجھ سے عزیزم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے وعدہ کیا ہے لہٰذا مکرر بلکہ مشرح طور پر ان کو لکھتا ہوں۔ خدا تعالےٰ ان کو موجب ہدایت طالبین بنا دے۔ آمین

(۱)

۱۹۰۱ء کے دسمبر میں جب پہلی مرتبہ قادیان آیا تو مجھ کو مولوی صاحبان کے کمرہ میں جگہ ملی۔ ۳ بجے رات کے میں نے نماز کا قصد کیا تو مولوی محمد احسن صاحب امروہوی یغفر اللہ لہٗ نے ٹوکا۔ میں نے جب نماز کا قصد ظاہر کیا تو فرمایا۔ ابھی وقت نہیں ہے میں نے تہجد کا ذکر کیا تو فرمایا۔ تم مسافر ہو میں نے اصرار کیا کہ مجھے تو عادت ہے اس پر حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی نے کچھ مذاقیہ اڑایا۔ بات طول پکڑنے پر حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب مرحوم و مغفور گوڑیانوی نے مجھے مسجد مبارک میں پہنچا دیا۔ مہمانوں کی آمد شروع تھی۔ سیالکوٹ کے مہمانوں نے جو وہاں مصروف خواب تھے مجھے ٹوکا کہ یہاں جگہ نہیں۔ میں نے باواز بلند کہا۔ اے صاحبان! کیا یہ مسجد نہیں۔ اس پر مجھے کہا گیا کہ یہ مسجد اہلبیت ہے۔ اور اس میں سوائے امام کے ساتھ پڑھنے کے دوسری نماز کوئی نہیں پڑھ سکتا۔ میں نے پھر کہا کہ کیا یہ حضرت مرزا صاحب کی مسجد نہیں جنہوں نے اشتہار دیکر ہم کو بلایا ہے اور تہجد کی تاکید فرمائی ہے! اس پر ایک مہمان ہوشیار پوری نے مجھے کہا کہ یہ صاحب سچ کہتے ہیں اس مسجد میں عام نمازوں کی اجازت نہیں آپ اصرار نہ کریں۔ میں صبح نماز کے بعد اصل حقیقت آپ کو سمجھاؤں گا۔ اتنے میں پھر ڈاکٹر صاحب نے میری دستگیری کی اور ساتھ کا کمرہ بیت الذکر کھولکر مجھے نماز کی جگہ بنا دی۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور کے نماز پڑھا کر چلے جانے کے بعد میں نے ہوشیار پوری مہمان سے اصل حقیقت کا مطالبہ کیا انہوں نے یوں بیان کیا کہ "ایک سرحدی مہمان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی عریضہ بھیجا تھا اور جواب کے لئے خود در دولت پر ٹھہر گیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے بتلایا کہ میری مسجد میں آج دو مرتبہ زنا ہوا ہے اور وہ شخص ابھی یہیں بیٹھا ہے۔ حضرت اقدس نے اپنی خادمہ کو بھیجا کہ اس کو یہاں سے اٹھا دو۔ خادمہ المعروف دادی نے جب اسکو جانے کے لئے کہا تو اس نے کہا میں نے رقعہ بھیجا ہے جب تک اس کا جواب نہ ملیگا میں یہاں سے نہ ٹلوں گا۔ دادی کے واپس جانے پر حضرت میر صاحب قبلہ مرحوم و مغفور کی باری آئی آپ نے اپنے متشددانہ لہجہ میں اس کو ڈانٹ کر کہا۔ او سوٗر! تو یہاں کیوں بیٹھا ہے مہمانخانہ میں جا۔ تیرا جواب وہاں بھیج دیا جائے گا۔ اس سرحدی نے بھی جواب اسی رنگ میں دیا مگر آخر اس کو مہمانخانہ جانا پڑا۔ اور بعد میں حضرت اقدس نے جواب اس کی چٹھی کا بھیج دیا۔

اس کے بعد خاندان رسالت کی طرف سے مرزا خدا بخش صاحب اتالیق نواب صاحب کو اس امر کی پژوہش پر متعین کیا گیا کہ اس سے یعنی سرحدی مہمان سے دریافت کریں کہ یہ وقوعہ کسطرح ہوا؟ مرزا صاحب نے اس کو پہلے یہ کہا کہ اے شخص کیا تو مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے الہامات پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں مرید ہوں مجھے آپ پر پورا ایمان ہے۔ پھر کہا کہ آج تیری نسبت یہ الہام حضرت صاحب کو ہوا ہے تو اسکی کیفیت بتلا کہ کسطرح واقعہ ہوا ہے اس نے کہا کہ اس مسجد میں تو رات کو بھی ایسا ہونا ناممکن ہے واقعہ صرف یہ ہے کہ جب میں دروازہ پر بیٹھا تھا تو کوئی عورت باہر سے اندر گئی تھی۔ اور اسکو میں نے نظر بد سے دیکھا تھا اور اس نے میری طرف دیکھا تھا پھر جب وہ اندر سے باہر گئی تب بھی میری نظر بد اس پر پڑی تھی اور اس کی مجھ پر۔ اس سے بڑھکر کوئی بات نہیں ہے۔

یہ بات جب حضرت اقدس تک پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا۔ ہاں یہ صحیح ہے۔ میں تو اس واقعہ کو سن کر لٹو ہو گیا کہ میں نے قادیان میں آکر پہلے دن حضرت کی صداقت کا معجزہ دیکھا کیونکہ یہ غیب محض ہے جو حضرت کو بتلایا گیا۔ کوئی پولیس کا آدمی بھی آنکھ کی خیانت کو پکڑ نہیں سکتا۔ یعلم خائنۃ الاعین۔ یہ خدا کا ہی فعل ہے اور حضرت اقدس ہر وقت خدا تعالےٰ کے قرب میں رہتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

وہ لوگ جو ظنون فاسدہ سے ایسی باتیں بنایا کرتے تھے گو آج وہ سب مر گئے۔ مگر ان کے ان موہوم تخیلات کا جواب اس میں موجود ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ مرزا صاحب نے اپنے دروازہ پر دربان بٹھا رکھے ہیں جب کوئی اجنبی مسافر وہاں جاتا ہے تو دربان اس سے ولدیت، قومیت اور نام وغیرہ پوچھ کر اندر خبر کر دیتا ہے پھر جب وہ ملتا ہے تو نام وغیرہ سن کر معتقد ہو جاتا ہے ان کو اگر آج وہ زندہ ہوں تو بتلایا جاوے کہ ایسے دربان ہو سکتے تھے۔ میں نے اس واقعہ کی تصدیق پھر کسی سے نہیں کرائی۔ اور اس وقت اس کے راوی کے بعد دیگرے دنیا سے روپوش ہو گئے ہیں صرف حضرت ام المومنین ابقاہا اللہ کا وجود موجود ہے شاید ان کو یہ واقعہ یاد ہو یا مرزا خدا بخش صاحب پیغامی زندہ ہیں شاید ان کے حواس ٹھیک ہوں باقی سب اس وقت بچے تھے فقط

(۲)

۱۹۰۱ء میں جب میں ہجرت کر کے قادیان میں جاگزیں ہوا تو پیر سراج الحق صاحب مرحوم نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہامی شعر سنایا جس کو مخفی رکھا گیا تھا کیونکہ اس وقت گورنمنٹ کا عروج کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ وہ شعر گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق حدود کو بطور اخبار غیب بتلایا گیا تھا جو اس طرح ہے سے

قوتِ برطانیہ تا ہشت سال

بعد ازاں ایام ضعف و اختلال

یہ شعر چونکہ کہیں چھپا نہیں تھا اس لئے لوگوں کو نہیں معلوم کسطرح یاد رکھنا پڑا۔ کہیں معاند سلسلہ ظفر علیخاں آف زمیندار کو یہ شعر کسی نے سنا دیا۔ انہوں نے گورنمنٹ کو بھڑکانے کے لئے اپنی اخبار میں یوں لکھ دیا کہ سے

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال ۔ ہمارے لٹریچر میں چونکہ یہ طبع شدہ نہ تھا اس لئے اس کا جواب دیتے وقت ہمارے نوعمر ایڈیٹر صاحب نے بھی اسی طرح اسکو نقل کرکے جواب دیدیا ۔ مجھے ایام قیام آبادان میں جب یہ شعر اپنی اخبار میں نظر آیا تو میں بہت تلملایا اور اپنے خطوط کے ذریعہ اسکی صحت پر زور دیا ۔ مجھے معلوم نہیں ہوا کہ یہ شعر پھر صحیح ہو کر بھی چھپا ہے یا کہ نہیں لیکن بہرحال یہ بعد تفتیش چھاپا گیا ہوگا ۔ مگر اس وقت پیر سراج الحق صاحب تو فوت ہو چکے تھے اور جن سے تحقیق کی گئی ہوگی ۔ ان کو صحیح یاد نہ رہا ہوگا ۔ معلوم نہیں تذکرہ میں بھی اسکی تصحیح کی گئی یا نہیں ۔ غرض میں نے یہ بھی ایک غیب کی بات سنی جس کا آجکل بڑے زور و شور سے ظہور ہو رہا ہے ۔ ہم دیکھتے تھے کہ الہامات کی بارش ہو رہی ہے اور دُنیا مخالفت کر رہی تھی ۔ آج وہ باتیں یاد کر کے درود یاد آتا ہے اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد و اصحاب محمد و علی عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم انک حمید مجید فقط

(۳)

قادیان میں آنے کے بعد میں نے اپنے لئے کوئی کام سوچا ۔ اخبار الحکم اور بدر میں تلاش کی ۔ مگر یہ اسی وقت مالی مشکلات میں تھے حکیم فضل دین صاحب مرحوم بھیروی نے مجھے پریسمین بننے کی ترغیب دی کہ اسکی یہاں بہت ضرورت ہے لیکن میں نے سوچا کہ قادیان میں رہ کر بھی اگر حضرت اقدس سے دور رہے تو فائدہ کچھ نہ ہوگا اس لئے حضرت میر صاحب (ناصر نواب) قبلہ سے عرض کی کہ حضرت اقدس کی خدمت کسی طرح ملجائے انہوں نے فرمایا ۔ تنخواہ کوئی نہ ملیگی میں نے کہا ۔ مجھے تنخواہ کی ضرورت نہیں ۔ خدمت کرنی چاہتا ہوں ۔ حضرت موصوف نے ایک بلٹی بٹالہ سے لانے کے لئے حضور اقدس سے مجھے لا کر دی اور ۲ر خوراک کے لئے حضور نے خود ساتھ دیئے ۔ جمعہ کا دن تھا ۔ صبح میں روانہ ہوا اور ۹½ بجے کے بعد بلٹی لیکر واپس ہوا ۔ راستہ میں میرا دل خوشی سے بھرا ہوا تھا ۔ کہ حضرت اقدس کی خدمت بجا لا رہا ہوں ۔ میں نے اپنے پاؤں کو ریل کا پہیہ سمجھ کر خوب چکر دیا اور ۱۲ بجے کے قریب بلٹی لاکر میر صاحب کی خدمت میں حاضر کی تو میر صاحب نے فرمایا کہ کیا یکہ پر آئے ہو ۔ میں نے عرض کی کہ میرے پاس تو یہ دو ہی تھی ۔ یہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیں اور میں نے یہ خدمت محض للّٰہ کی ہے میر صاحب نے فرمایا ۔ یہ تم کھا لینا ۔ میں نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں میں روٹی لنگر سے کھا لونگا حضرت اقدس کو میرا جلدی آنا پسند آیا اور آئندہ خدمت ملنے کا وعدہ فرمایا میں نے ایک نظم کے ذریعہ بھی خدمت ملنے کی درخواست کی تھی جس پر مجھے امرتسر سے برف لانے کی خدمت ملتی رہی ۔ ایک روز حضور نے مجھے در دولت پر بلوا کر اس طرح فرمایا ۔ "میاں مہدی حسین ہم نے آپ کو برف لانے کے لئے بھیجا آپ برف لائے اور ہم نے گھر میں اور مولوی عبدالکریم صاحب نے بھی پی ہم کو ثواب ہوا ۔ دوبارہ پھر ہم نے بھیجا اور تم لائے ۔ سب نے پی ۔ تیسری بار تم پھر لائے اب چوتھی بار ہمارا ارادہ تھا کہ کسی اور کو بھیجیں مولوی حافظ غلام محی الدین صاحب کا نام لیا (اس وقت حضرت اقدس کا چہرہ نہایت بشاش تھا میں نے عرض کی کہ حضور چارپائی پر جو پاس پڑی تھی تشریف رکھیں حضور تلطف سے بیٹھ گئے اور میں پاؤں دبانے لگ گیا) مگر ہم نے چاہا کہ یہ خدمت بھی ہم آپ کو ہی دیں " میں نے عرض کی حضور میری تو یہی تنخواہ اور یہی غذا ہے کہ حضور خدمت فرمایا حضور نے فرمایا کہ تمہیں اب لوئی لا دیتا ہوں اور آپ برف لینے چلے جائیں یہ معاملہ میرے لئے نہایت خوشکن تھا ۔

(۴)

مجھے لاہور امرتسر جانے کی خدمت ملتی رہی باقی بیکار وقت کے لئے میں نے کوئی کام کی فکر کی ۔ میر صاحب قبلہ مرحوم نے ایک روز حضرت اقدس سے خود ہی عرض کی کہ ان کو یعنی مجھے کپڑا دھونے کے لئے صابون ۔ حجامت اور جوتی کی مرمت کے لئے کچھ تنخواہ ماہوار ملنی چاہیئے ۔ حضور نے فرمایا میرے پاس گنجائش نہیں ایک روپیہ اس وقت لے لو ۔ میر صاحب روپیہ لیکر میرے گھر پہنچے ۔ تو میں نے عرض کی کہ حضور کو آپ یہ تکلیف نہ دیں ۔ میں تنخواہ خدا تعالےٰ سے لونگا ۔

اس کے بعد میں نے ضروریات کیلئے خدا تعالیٰ کی جناب میں عرض کی تو رات کو دیکھا کہ میں سیالکوٹ شہر کی جنوبی طرف کی سڑک پر جو اونچی ہے بیٹھا ہوں اور کوئی میرے شمر کیطرف سے مجھے کہتا ہے "مانگ کیا مانگتا ہے" میں نے کہا مجھے صرف قادیان میں رہنے کے لئے سات آٹھ روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے زیادہ کی نہیں تو اس نے کہا ارے خدا سے بھی مانگا تو آٹھ روپیہ مانگے جا تجھکو آٹھ روپے دیدیئے ۔ میں نے جواباً کہا مجھے قاضی عبداللہ کیطرح ساٹھ ستر کی ضرورت نہیں ۔ میں مالدار نہیں بننا چاہتا (قاضی عبداللہ صاحب کے والد صاحب نے مجھے یہ فقرہ کہا تھا کہ میں چاہتا ہوں ۔ میرا بچہ ساٹھ ستر روپے کی نوکری کر سکے اسلئے پڑھاتا ہوں) صبح کو میں قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم والد قاضی عبداللہ کے پاس اسی مناسبت سے گیا کہ میں کچھ کام خالی وقت میں کرنا چاہتا ہوں انہوں نے مجھے سوڈا واٹر کا کام کرنے کی ترغیب دی اور روپیہ بھی مہیا کرنے کو کہا اور ساتھ قاضی عبدالرحیم صاحب بڑے بیٹے کی شرکت بھی تجویز کی پھر کہا گذشتہ سال جس شخص نے یہ کام کیا تھا اس سے پوچھو کیا منفعت ہوئی تھی میں اس غرض سے بابو محمد افضل صاحب ایڈیٹر بدر کے پاس گیا انہوں نے کہا کچھ کام کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں ۔ تو کہا میرے پاس منشی کی جگہ خالی ہے میں نے کہا تنخواہ کیا ہوگی تو بتایا کہ آٹھ روپیہ ۔ مجھے آگے گنجائش کی ہی نہ رہی ۔ انکے اصرار پر حضرت اقدس کے حضور اطلاعی عریضہ لکھ گیا اور کام کرنے لگا ۔

گورداسپور میں مقدمات کے لئے کتابوں کی ضرورت ہوئی تو مفتی فضل الرحمٰن صاحب نے حضرت اقدس سے رات کو ہمراہ لیجانے کی غرض سے مجھے طلب کیا ۔ حضور نے مجھے مسجد میں بلا کر فرمایا ۔ "میاں مہدی حسین یہ جنگ کا وقت ہے تم سب کام چھوڑ کر مفتی صاحب کے ساتھ چلے جاؤ" میں نے بسر و چشم منظور کیا اس کے بعد تین مرتبہ مجھے بلا کر تاکید فرمائی میں نے عرض کی کہ اب حضور کے حکم کے بعد ملکہ وکٹوریہ بھی مجھے منع کرے تو میں ہرگز نہ مانونگا اور میں نے کہا کہ جس وقت بھی مجھے حکم ہو میں ہر طرح تیار ہوں ۔ کتابوں کے لیجانے میں ایک کتاب کی کمی تھی جو کہیں سے نہ ملتی تھی ۔ میرے دفتر میں ایک نسخہ موجود تھا میں نے لاکر پیش کر دیا ۔ حضور بہت خوش ہوئے اور دیر تک میرے نام کے مختلف معنے بیان فرماتے رہے جب میں گورداسپور رات کو پہنچا ۔ صبح کو محمد افضل صاحب ایڈیٹر بدر جو مقدمہ کی کارروائی لکھنے کیلئے وہاں گئے ہوئے تھے اور کہا آپ میری اجازت کے بغیر کیوں چلے آئے میں نے کہا میں انکی اجازت سے آیا ہوں کہ اگر آپ کو حکم دے تو آپ انحراف نہیں کر سکتے میں نے کتاب دینے کا ذکر بھی کیا تو کہا یہ بھی بلا اجازت دیگئی میں نے کہا حضرت اقدس ہماری جان و مال کے سب طرح مالک ہیں اگر یہ منظور نہ ہو تو میں ملازمت سے دست بردار ہوتا ہوں اس پر وہ ٹھنڈے سے پڑ گئے بعد میں میں نے انکی ملازمت سے علیحدہ ہو کر الحکم میں کام شروع کیا تو ان سے پہلے یہ شرط کر لی کہ حضرت کا کام مقدم ہوگا ۔ تین چار ماہ کے بعد حضرت اقدس نے مجھے اپنے آستانہ پر چند روز کیلئے بلوا لیا مگر میں پھر واپس نہیں گیا اور کتب خانہ کا کام حضرت کے حکم سے آخر ایام تک کرتا رہا ۔

(۵)

ایک مرتبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے کوئی کتاب غالباً حقیقۃ الوحی حضرت صاحب سے طلب کی تو حضور نے فرمایا کہ "ہمارے سید مہدی حسین صاحب کسی کام کو باہر گئے ہوئے ہیں وہ آئیں تو کتاب دیجائیگی" حضرت مولوی صاحب مجھے بڑے فخر سے مبارکباد دیتے ہوئے کہنے لگے کہ تم کو حضرت اقدس نے ہمارے کہہ کر یاد فرمایا ہے پس سلمان فارسی کیطرح تم بھی حضرت کے اپنوں میں داخل ہو ۔ یہ حضور کی عواطف خسروانہ تھیں ورنہ میں تو کسی عزت کے لائق نہ تھا ۔

(۶)

میرے اخراجات خانگی کو حضور ملحوظ رکھتے تھے لنگر خانہ سے سارے آدمیوں کا کھانا اور سات روپیہ ماہوار کتب خانہ سے لینے کی اجازت تھی ۔ ایک مرتبہ مراحم خسروانہ کے طور پر مجھے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہاں ،

مہدی حسین تم کو اپنے گھر کے لئے اور کوئی ضرورت ہو تو کہہ دیا کرو" میں نے عرض کی کہ جو حضور نے مقرر فرمایا ہے وہی کافی ہے۔ اس پر مکرر فرمایا کہ میں حامد علی وغیرہ کے لئے بھی چھتیس روپیہ مہیا کرتا ہوں کیا تمہارے لئے نہیں کر سکتا۔ کہہ دیا کرو" مجھے حقیقتاً کوئی ضرورت باقی ہی نہ تھی میں نے کبھی سوائے خدمت کے کچھ عرض نہیں کیا۔ یہ آپ کا کمال شفقت تھا جو میرے ساتھ معاملہ تھا۔ صلوٰۃ اللّٰہ علیک یا مسیح اللّٰہ فقط۔

(۷)

میں ایک روز مسجد مبارک میں جبکہ وہ چھوٹی تھی ظہر کے وقت سنت پڑھ رہا تھا کہ حضور مسجد میں رونق افروز ہوئے اور آتے ہی فرمایا۔ مہدی حسین کو بلا دو۔ میں حضور کے قریب ہی تھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ نماز پڑھ رہا ہے آپ نے فرمایا کیا ہے بلا دو۔ میں نے اس وقت قرآن شریف میں یہ آیت تلاش کی اور دل میں کہا۔ اس وقت نماز چھوڑ دینی چاہیئے آیت یعنی یاایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم میں اسکو سوچتا ہوا سجدہ تک پہنچ گیا کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا۔ مہدی حسین کو بلاؤ۔ مفتی صاحب محمد صادق رحمۃ اللّٰہ علیہ نے عرض کی کہ سجدہ میں ہے آپ نے فرمایا۔ اچھا سجدہ کر لینے دو۔ میں نے اسی وقت سجدہ سے اٹھکر حضور کو السلام علیکم عرض کی حضور نے کوئی ایسی بات فرمائی جو اس وقت مجھے یاد نہیں مگر بہت معمولی بات تھی۔ میں نے سمجھ لیا کہ حضور نے مجھے صرف یہ مسئلہ سمجھایا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں میرے لئے نماز کا ترک کر دینا جائز بلکہ موجب ثواب ہے مجھے اس وقت ایسا شرح صدر ہوا کہ میں اسکی لذت سے سرشار ہو کر اپنے توقف پر نادم ہوا اور خدا کا شکر بجا لایا کہ مجھ سے یہ عمل اسی طرح وقوع میں آیا۔ جیسے صحابہ رضوان اللّٰہ علیہم سے فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

(۸)

سنہ ۱۹۰۱ء میں ایام قیام قادیان میں میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی رضی اللّٰہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں ایک لمبا قصیدہ خوش الحانی سے پڑھ رہے ہیں جسکے بہت سے اشعار میں سے صرف ایک شعر مجھے یاد رہا اور وہ یہ ہے

شفاعت کیلئے تم ہو گئے ہو احمد مریم
محمد مصطفےٰ دنیا میں گر بھیجتے تو کم ہوتے

میں نے صبح کے وقت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللّٰہ عنہ کو یہ شعر سنایا۔ پیر صاحب سنتے ہی حضرت اقدس کے حضور پہنچے اور حضور کو شعر سنا کر عرض کی کہ یہ شعر تو بالکل حضور کے دعوے کے مطابق اور تصدیق میں ہے حضرت اقدس نے خوش ہو کر فرمایا کہ اس سے پوچھو کہ تم نے یہ کسی کتاب میں تو پہلے نہیں پڑھا تھا۔ یا کسی سے سنا تو نہیں۔ میں نے عرض کی کہ یہ تو دنیا کے مذاق کے بالکل برخلاف ہے البتہ حضور کے دعوے کے مطابق ہے آپ نے پسند فرمایا اور خوش ہوئے۔

(۹)

ایک روز پیر سراج الحق صاحب مرحوم بعد نماز صبح مجھکو کوئی بات کہتے کہتے اپنے مکان تک لے گئے اور سیڑھیوں پر میں کھڑا رہا۔ اور وہ کوئی اپنا لمبا قصہ سناتے رہے کہ اس اثناء میں مجھے ایک تحریک محسوس ہوئی کہ جلد اپنے قیام گاہ پر پہنچنا چاہیئے۔ مجھے ان ایام میں حضور نے اپنی ڈیوڑھی پر جو نیچے کی طرف ہے دربان مقرر فرمایا تھا میں پیر صاحب کا قصہ درمیان میں چھوڑ کر حضرت کی ڈیوڑھی پر بھاگا ہوا آیا۔ مجھ سے چار قدم آگے محمد اکبر خان صاحب مرحوم سنوری کچھ گوشت وغیرہ لیکر اندر جا رہے تھے انکو آگے سے حضرت اقدس آتے ہوئے ملے خانصاحب مرحوم سے پوچھا یہاں میاں مہدی حسین ہے محمد اکبر خاں صاحب نے عرض کی کہ یہاں تو نہیں کسی دکان پر ہوگا میں نے باواز کہا کہ حضور میں حاضر ہوں انہوں نے مکرر کہا کہ اب کہیں سے آگیا پہلے تو یہاں نہیں تھا میں حضور کے سامنے ہو گیا تو آپ نے مجھے ایک قرآن شریف دیا کہ یہ لیکر حافظ حکیم فضل الدین صاحب کے پاس جاؤ اور فلاں مطلب کی آیت ڈھونڈ کر لاؤ مجھے اس وقت ایسی ندامت ہوئی اور ایسا عرق غیرت ہوا کہ قدم نہ اٹھتا تھا اور جی میں کہتا تھا۔ اے کاش میں حافظ ہوتا تو آج مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ میں نے دعا کی کہ اے اللّٰہ تو قادر ہے کہ وہ آیت مجھے خود بتلا دے کہ کس جگہ ہے یہ کہکر میں نے قرآن شریف کو کھولا تو پہلی نظر میری اسی آیت پر پڑی جو مطلوب تھی۔ میں نے سوچا کہ اب وہاں جا کر کیا پوچھوں گا یہی آیت ہے۔ اسکے بعد میں نے وہ آیت قرآن شریف میں حضور کے پیش کی۔ حضور نے محویت کی سی حالت میں فرمایا کہ ہاں حکیم صاحب سے پوچھ کر آؤ۔ میں نے دوبارہ عرض کی کہ حضور آیت تو یہ ہے اب اور کیا پوچھوں۔ آپ نے اچھی طرح دیکھ کر فرمایا کہ ہاں یہی آیت ہے اور میرے ہاتھ سے قرآن شریف لیکر اوپر تشریف لے گئے۔ میں نے اللّٰہ تعالےٰ کا شکر کیا کہ مجھے علی الصباح زیارت بھی ہو گئی اور خدمت بھی بجا لایا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

عبدہٗ
مہدی حسین خادم المسیح

مشاہدات اور تاثرات کی دنیا

مجلس مشاورت پر ایک نظر

اس زمانہ کے مامور و مرسل کو خدا تعالےٰ نے ابراہیم کہا ہے میں نے کئی بار دیکھا کہ اس ابراہیم کے جانشین نے ایک ایسے معجزے کا اظہار کیا۔ جو ابراہیم اول کے زمانہ میں ظہور پذیر ہو چکا تھا۔ یعنی اذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتیٰ۔ قال اولم تؤمن قال بلیٰ ولٰکن لیطمئن قلبی ط قال فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیک ثم اجعل علیٰ کل جبل منھن جزءًا ثم ادعھن یاتینک سعیا ط واعلم ان اللّٰہ عزیز حکیم ۝ ابراہیم اول کو ایک مردہ قوم کیطرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ تو اس نے اس قوم کی مردنی کو دیکھ کر خدا کے حضور پکار کی۔ اللّٰہ تعالےٰ نے اس مردہ قوم کے احیاء کا طریق ابراہیم کو بتا دیا۔ ابراہیم نے اس قوم میں اس اصول پر زندگی کی روح پھونکی۔ ان میں ایک ایسی محبت کی چنگاری سلگا دی کہ جب وہ مشرق و مغرب، شمال و جنوب کی بلندیوں پر پرواز کرتے تو ایک ہی اشارے پر اپنی پرواز کو بھول کر جمع ہو جاتے ہیں۔

پس میں نے دیکھا کہ آج بھی وہی نظارہ درپیش تھا ایک مردہ قوم میں ابراہیم ثانی مبعوث ہوا۔ اس نے خدا کی دی ہوئی قوتوں سے اس مردہ قوم میں زندگی کی روح پھونک دی۔ اور ان میں قوت پرواز پیدا کر دی۔ چنانچہ وہ قوم مشرق اور مغرب میں شمال اور جنوب میں پھیل گئی۔

میں نے اس قوم کو بلندیوں کی طرف پرواز کرتے دیکھا اور دیکھا کہ وہ دنیا پر چھا رہی ہے اور مشرق و مغرب اسکے بازوؤں کے نیچے چھپتے جا رہے ہیں۔

مگر

اس حالت میں میں نے ایک آواز سنی جو مرکز سے اٹھتی تھی۔ سب بلند پروازوں نے اس آواز پر یکدم اپنے منہ موڑ لئے اور رُخ بدل لئے اور اس آواز کی طرف واپس آگئے۔ تب میں نے کہا کہ یہ تو وہی معجزہ ہے جو ابراہیم اول سے ظہور پذیر ہوا۔ اور یہ ویسا ہی احیاء ہے جو اس زمانہ میں ہوا تھا۔ میری روح نے کہا کہ ہاں یہ وہی معجزہ ہے۔ اور ویسا ہی احیاء [illegible] زمانہ میں ابراہیم ثانی کو پیدا کیا اور ایک اور قوم کو زندہ فرمایا مگر مجھے تعجب ہوا کہ آواز تو ابراہیم کی نہیں۔ پھر یہ مشرق و مغرب کے اڑنے والے روحانی پرندے کیسے جمع ہو گئے۔ تب میرے کان میں ایک آواز گونجی کہ ہاں ابراہیم تو نہیں مگر ابن ابراہیم ہے جس کے حق میں خدا نے یوں کلام کیا۔ (دیکھو بقیہ صفحہ ۸ پر)

اسلامی دنیا

فلسطین کے پہاڑوں پر مسلمانوں کے بہتے ہوئے خون کی ذمہ واری کس پر ہے؟

(۲)

فلسطین میں سٹرائیک ختم ہو چکی ہے اور حالات تبدیل ہو رہے ہیں مگر باوجود اس کے میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت قسطوار لکھ رہا ہوں اس لئے کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے سب عارضی ہے۔ اور فلسطین کی تباہی و بربادی کا زمانہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ اور یہ التوا اس خونریزی کو ختم نہیں کر سکتا۔

جب تک فلسطین سے ہجرت کا دروازہ بند نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک عربوں کی بے چینی بڑھتی رہے گی جبکہ یہود بدستور عربوں کی زمین اور ملک پر قابض ہوتے اور جبکہ اسی طرح خود بخود فلسطین میں یہود عنصر غالب آ رہا ہے اور عربوں کو غلام بنایا جا رہا ہے۔ فلسطین کا امن کیسے قائم ہو سکتا ہے۔

عرب مفلس و نادار ہیں انہوں نے اب تک سخت جدوجہد کی ہے۔ کہ کس طرح اپنی املاک کو محفوظ رکھیں مگر باوجود اس جدوجہد کے ہزارہا ونم زمین عربوں کے قبضے سے نکل گئی اور آج اس زمین پر یہودیوں کے باغ لہلہاتے ہیں جہاں یہودیوں کی آبادیاں قائم ہو گئیں ہیں۔ وہاں عربوں کے لئے ایک سوئی کا ٹکڑہ حاصل کرنا بھی ناممکن ہو گیا ہے۔

یہودیوں کے پاس روپیہ ہے اس لئے وہ ایک روپیہ کی جگہ دس دیکر زمین خرید سکتے ہیں۔ مگر عربوں کے پاس روپیہ نہیں پھر یہودیوں کی مکمل تنظیم ہے اور وہ مہاجرین کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں کرتے ہیں۔ برخلاف اسکے ساری دنیا کے مسلمان بھی ملکر فلسطینی مسلمانوں کی حفاظت نہ کر سکتے۔ پھر وہ کو تاہ نظری ہے اور نہ انکی کوئی تنظیم ہے۔

جائدادوں کی حفاظت ہو سکے۔ جب تک ہجرت کا دروازہ بند نہ ہوگا یہود آئیں گے۔ اور جب یہود آئیں گے تو وہ مفلس و نادار مسلمانوں کی زمینیں بھی خریدینگے۔ بھوکا مرتا عرب باوجود کراہت کے اپنی زمین بیچے گا۔ اور اسے کوئی طاقت روک نہ سکے گی۔

اور جب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا عربوں اور یہودیوں کی جنگ جاری رہے گی۔ اور ساتھ ہی عرب مجبور ہونگے کہ وہ حکومت کے خلاف ایجی ٹیشن کرتے رہیں اور اس ایجی ٹیشن کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ حکومت اپنے وقار کو قائم کرنے کے لئے سخت تدابیر اختیار کرے۔

اس طرح یہ خون بہتا رہے گا اور اس طرح مسلمانان فلسطین دن بدن اپنی تعداد میں کم ہوتے جائینگے اور مالی طور پر بھی کمزور ہوتے جائیں گے۔

اس کا علاج

اس کا نہ تو یہ علاج ہے کہ ہم ریزولیشن پاس کریں اور نہ ہی یہ کہ ہم اپنے گھروں میں بیٹھ کر افسوس کریں۔ بلکہ اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ دنیا کے مسلمان ملکر اس زمین کو جو مفلس عربوں کے ہاتھ میں ہے خرید کر اپنے قبضے میں کرلیں بڑے بڑے رئیس اور سلاطین اگر چاہیں تو ان زمینوں کو خرید کر۔ حرم مکی۔ یا حرم مدنی یا حرم بیت المقدس کے نام وقف کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس کا یہ بھی مصرف ہو سکتا ہے کہ بیت المقدس کی عربی یونیورسٹی کے لئے اس زمین کو خرید کر وقف کر دیا جائے۔

اگر کوئی یہ پسند نہ کرے تو وہاں اپنی جائداد بنالے فلسطین ایک ایسا ملک ہے جہاں پارلیمنٹری نظام حکومت ہے ایسے لوگ اس ملک میں سربرآوردہ حیثیت اختیار کر سکتے ہیں۔

اعلیٰحضرت حضور نظام

ایک ایسی بلندپایہ ہستی ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو فلسطین کے مسلمانوں کی مشکلات کا خاتمہ کر سکتے ہیں وہ اگر اپنے صرف خاص سے فلسطین کی تمام قابل فروخت زمین خرید کر اپنے کسی بیٹے کو وہاں آباد کر دیں تو کوئی تعجب نہیں کہ عرب اسے امیر فلسطین [illegible]

اس طرح فلسطین کے مسلمانوں کی مشکلات کا خاتمہ ہو جائے۔

جب تک مسلمان متفقہ طور پر کوئی ایسی صورت اختیار نہ کریں جس سے فلسطین کی زمینیں محفوظ ہو جائیں۔ اس وقت تک یہ خون بہتا رہے گا۔ اور اسکی ذمہ واری میرے نزدیک ان مسلمانوں کے سر پر ہوگی جو فلسطین کو موت کے منہ سے بچا سکتے تھے۔ مگر وہ خاموش رہے۔

اگر یہ اہتمام ہو جائے کہ مسلمان اپنی زمین فروخت نہ کریں تو یہود کی ہجرت خود بخود رک جائے گی۔ اور جب انکی ہجرت رک جائے گی تو یہ خونریزی بھی بند ہو جائیگی

میں مسلمانان ہند کو آگاہ کرتا ہوں کہ اسلامی دنیا میں ایک زلزلہ کام کر رہا ہے جس نے سلطنتوں کو پاش پاش کر دیا ہے اور مسلمانوں کی طاقت کو توڑ دیا ہے۔

اٹالین حکومت نے طرابلس الغرب کے مسلمانوں کو جس طرح گذشتہ عرصے میں ہلاک کیا ہے اسکی تاریخ بڑی دردناک ہے۔

مراکش۔ الجزائر۔ وغیرہ میں فرانسیسی قوتوں نے جو کچھ کیا وہ بھی کچھ کم المناک نہیں۔ ترکستان چینی کی خانہ جنگی نے مسلمانوں کو جس طرح کمزور کیا وہ ہمارے سامنے ہے۔ اب عالم عربی کے قلب پر حملہ ہے اگر اس جگہ یہود نے قبضہ کر لیا تو اسکے ایسے بُرے نتائج ہونگے کہ جن کے برداشت کرنے کی طاقت نہ ہوگی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمان ابھی سنبھل جائیں۔ اور کوئی دانشمندانہ قدم اٹھائیں۔ جس سے فلسطینی عربوں کی مشکلات دور ہو سکیں

مجھے خوب یاد ہے کہ جب فلسطینی وفد ہندوستان میں آیا تو ان کے سامنے مسلم لیڈروں نے وہ تماشے کئے کہ وہ حیران ہو گئے۔

مثال کے طور پر ایک بڑا جلسہ کیا گیا۔ کوروں کا مظاہرہ بھی کیا گیا۔ کئی ہزار کا مجمع بھی ہو گیا چندہ بھی جمع ہوا۔ مگر باوجود اس کے نتیجہ کچھ نہ نکلا کیونکہ ایک بہت بڑی رقم اخراجات میں وضع کی گئی۔ اور باقی بہت تھوڑی رقم رہ گئی۔ جو ادھر ادھر خرچ ہو گئی۔ پھر بعض لوگوں نے وعدے کئے اور بعد میں محض اس لئے کہ فلاں آدمی کوشش کر رہا ہے۔ اس لئے ہم ان کو روپیہ نہیں دے سکتے۔ اپنے وعدے لے لئے۔

پس یہ کوئی عقلمندانہ فعل نہ تھا۔ اور اس طرح کے کاموں سے فلسطینی عربوں کی زندگی محفوظ نہیں ہو سکتی۔

اس لئے اگر مسلمانان ہند کو ان سے کوئی ہمدردی ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ ان زمینوں کو حفاظت کی راہ پیدا کریں ورنہ ان کا واپس آنا ممکن نہ ہوگا۔

اگر آپ کو الحکم سے ذرا بھی ہمدردی ہے تو اس کا بقایا ادا کریں۔

بقیہ صفحہ (۱)

پانچ بجے شام حسب معمول تلاوت قرآن کریم اور دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ اور دس بجے تک جاری رہا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتظام مجلس کیلئے آنریبل چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو مقرر فرمایا۔ اسکے بعد پہلی سب کمیٹی کی رپورٹ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بحیثیت صدر سب کمیٹی پیش کی۔ اور ساتھ ہی ضروری امور کے متعلق تشریح بھی فرمائی۔ اس پر سات بجے اجلاس نماز مغرب و عشاء کے لئے برخاست ہوا۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں پڑھائیں۔ اور اسکے بعد دوسرا اجلاس آٹھ بجے شروع ہوا۔ جس میں حضور نے سب کمیٹیوں کی تجاویز پر تبصرہ فرماتے ہوئے بعض کے متعلق فرمایا کہ انکے متعلق مشورہ لینے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ محض سفارش کے رنگ میں ہیں۔ اور انکی تحریک کی جانی چاہیئے متعلقہ صیغہ ان پر یا تو عملدرآمد کر رہا ہے یا اسے عملدرآمد کرنا چاہیئے اس کے بعد حضور نے ان تجاویز کو لیا جن پر غور کیا جانا ضروری تھا اور اظہار خیالات کا موقعہ دینے کے بعد ان کے متعلق رائیں طلب فرمائی اور رات کے دس بجے اجلاس ختم ہوا۔

آج سوا آٹھ بجے اجلاس شروع ہوا جس میں بقیہ تجاویز زیر غور پر اظہار خیالات کے بعد آرا طلب کی گئیں اور حضور نے ان کے متعلق اپنے فیصلے صادر فرمائے۔ ان تجاویز کے ختم ہو جانے کے بعد خود حضور نے چند تجاویز ایسی بیان فرمائیں کہ اگر جماعت ان پر عمل شروع کر دے تو ایک طرف تو کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ اور دوسری طرف سلسلہ کی موجودہ مالی حالت دور ہو سکتی ہیں۔ وہ تجاویز خلاصتہً یہ ہیں (۱) جن دوستوں کے پاس کچھ روپیہ جمع ہو۔ مکان بنانے کے لئے یا زمین خریدنے کیلئے یا بچوں کی تعلیم کے لئے یا بیاہ شادی کے لئے وہ انجمن کے خزانہ میں بطور امانت جمع کرا دیں۔ اور جب انہیں ضرورت ہو اسی وقت واپس لے لیں۔ عند الطلب ان کے روپیہ کی واپسی کا انتظام کر دیا جائے گا۔

(۲) جو دوست انجمن کو بطور قرضہ روپیہ ایک معیّن عرصہ کے لئے دے سکیں دیں۔ اس طرح دی ہوئی رقم پر منافع عائد نہ ہوگی۔

(۳) انجمن کی بعض جائدادیں گرو ہیں۔

(۴) جو دوست تجارت پر روپیہ لگانا چاہیں وہ اس غرض سے روپیہ بھیج دیں۔ انشاء اللہ کافی منافع کی امید ہے

(۵) جو جماعتیں پسند کریں۔ شرح چندہ چار پیسہ فی روپیہ کی بجائے پانچ پیسہ کر دیں یہ جبری نہ ہو بلکہ ہر ایک کی مرضی پر ہو۔

(۶) موصیوں کو تحریک کی جائے کہ زیادہ حصہ کی وصیت کر دیں۔ اور وصیت کا حصہ ادا کر دیں۔

اس کے لئے حضور نے تین سال میعاد مقرر فرمائی۔ یعنی اس غرض سے چندہ بڑھائیں کہ سلسلہ کی موجودہ مالی مشکلات دور ہوں۔ وہ تین سال کے بعد پہلی شرح پر ہی چندہ دے سکتے ہیں۔ اسی طرح جو اس غرض سے حصہ وصیت بڑھائے وہ بھی تین سال کے بعد پہلا حصہ دے سکتا ہے

اسی سلسلہ میں حضور نے مقامی کارکنوں سے ان کی تنخواہوں کا ۱۰ یا ۱۵ فیصدی حصہ تین سال تک قرض کے طور پر لینے کا ارشاد فرمایا۔

آخر میں حضور نے نہایت مؤثر اور دل ہلانے والی تقریر فرمائی۔ اور دعا پر اجلاس ختم کرنے کے بعد تمام نمائندگان کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اجلاس پونے بارہ بجے ختم ہوا۔ (الفضل)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو عبد الرحمن خان پسر چوہدری مہر خانصاحب سکنہ کریام ضلع جالندھر کا نکاح ہمراہ مسماۃ صغریٰ بیگم صاحبہ دختر اللہ داد خانصاحب سکنہ لنگڑوعہ ضلع جالندھر سے مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

خاکسار حاجی غلام احمد امیر جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر

مَیں کیونکر احمدی ہُوا

مرزا محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری از کوٹلی کے قلم سے

پندرہ سولہ سال کی عمر میں تلاش حق کا دل میں خیال ہوا۔ اس تلاش میں کئی جگہ پنجاب و ہندوستان کا دورہ کیا۔ کوئی جگہ اطمینان کی نہ ملی آخر ناچار و مجبور ہو کر اپنے گھر واپس آیا۔ میرے والدصاحب مرحوم وہابی طریقہ کے پابند تھے وہ کسی پیر کے مرید نہ تھے اس لئے میرے پیر بھی کوئی نہ تھے جن سے راستہ کا حق دریافت کرتا۔ آخر مجبور ہو کر ایک علیحدہ جگہ ایک سکھ کی دھرم سالہ برائے دعا تجویز کر کے اس سے اجازت حاصل کی۔ رمضان شریف کا مہینہ تھا اس دھرم سالہ میں دعا کا سلسلہ بعد نماز شروع ہوا۔ درود شریف بکثرت پڑھتا رہا۔ قریباً نصف رات شب بیداری کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور صراط مستقیم کیواسطے درد دل سے دعا کرتا رہا۔ آخر ۲۰ یا ۲۲ یوم کے بعد خواب میں دو چاند ایک مشرق سے دوسرا غرب سے دکھلائے گئے خواب کی تعبیر ایک بزرگ سے دریافت کی تو انہوں نے بتلایا کہ کوئی بزرگ نہایت عالی پایہ کا تجھ کو ملیگا۔ دل کو موجب تسلی ہوا کئی سال گذر گئے اور بزرگ کوئی نہ ملا۔ دل کو مایوسی ہوئی پھر دعا کی طرف توجہ کی۔ چنانچہ خواب میں معلوم ہوا کہ ضرور بضرور بزرگ ملیں گے پھر کئی سال کے بعد میں قصور میں مرزا افضل بیگ صاحب مرحوم وکیل جو کہ میرے رشتہ دار تھے اور وہ احمدی تھے میں انکے پاس بغرض ملاقات گیا۔ کچھ دن انکے پاس رہا انہوں نے احمدیت کی تبلیغ مجھکو کی اور دل کو کوئی اثر نہ ہوا۔ خاکسار وہاں سے طیار ہوا مرزا صاحب مرحوم مذکور نے مجھ کو نماز جمعہ کیلئے کہا کہ جمعہ پڑھکر چلے جانا آخر جمعہ تک میں نے انتظار کر کے نماز جمعہ ادا کی۔ بعد نماز جمعہ انکے مکان میں میں کیا سو گیا خواب کی حالت میں دیکھا کہ فرشتے میری جان قبض کرنے کیواسطے آ گئے ہیں چنانچہ انہوں نے میری جان نکالنی شروع کی جس سے مجھکو سخت تکلیف ہوئی۔ میں نے ان سے بہت منت کی کہ مجھے عبادت کیواسطے وقت دو۔ وہ ایک نہ سنتے تھے۔ مارپیٹ کا کام کرتے تھے آخر ان میں سے ایک نے کہا کہ اسکی بات سن لو یہ کیا کہتا ہے وہ مارپیٹ سے رُک گئے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اپنی زندگی میں کوئی نیک کام نہیں کیا۔ مجھے نیکی کرنے کیواسطے مہلت دیجائے چنانچہ میری عرض منظور اس شرط پر کی گئی کہ باقی تمام عمر میں نماز کبھی ترک نہ کرونگا میں وعدہ پر رہائی ہوئی۔ بعد ازاں اس قدر جسم کو کوفت ہوئی کہ کئی دن تک میں چلنے پھرنے سے لاچار ہوا۔ بعد صحت وہاں سے رخصت ہوا۔ دل کا رنگ کسی کو نہ بتلایا۔ کچھ سال کے بعد پلیگ کا دورہ شروع ہو گیا مجھکو اس قدر سخت بیماری پلیگ سے شروع ہوئی کہ زندگی کی امید نہ رہی۔ دل میں خیال آیا کہ موت تو آ پہنچی اور بزرگ اب تک کوئی نہ ملا۔ مایوسی کی حالت میں دعا کی۔ یا رب العالمین اپنے وعدہ کے مطابق مجھے کوئی بزرگ ملا دے چنانچہ دعا کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا عظیم الشان جلسہ ہے جس میں میں بھی شامل ہوا۔ ایک غیر احمدی عالم تقریر کر رہا تھا میں اس مقام پر پہنچا۔ وہ عالم جو تقریر کر رہا تھا وہ کان میں تقریر کرتے کرتے کسی دوسرے شخص کو کہہ رہا تھا کہ مرزا صاحب نے جو دعویٰ کیا ہے بالکل سچا ہے مگر علماء وقت چونکہ انکی تکذیب کر چکے ہیں اسلئے ان کی تائید میں ہم بھی کاذب کہتے ہیں ورنہ حقیقت میں مرزا صاحب والا معاملہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس وقت بھی ایک دوسرے شخص کو جو میرے پاس کھڑا تھا اسکو کہا کہ تم نے سنا ہے کہ مولوی صاحب کیا کہتے ہیں اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ مرزا صاحب سچے ہیں اب انکی تقریر کیا سنتے ہیں آخر ہم دونوں مرزا صاحب کا کیمپ جو دوسری طرف

ریلوے حکام کی قادیان میں تشریف آوری

۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو آنریبل سر گتھری رسل چیف کمشنر فار ریلویز لفٹیننٹ کانول سی۔ ایف کارسن ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے اور سر جیمز پٹ کیتھلے کنٹرولر انڈین سٹورز بارہ بجے کی ٹرین سے قادیان تشریف لائے۔ اور مختلف مقامی اداروں کی سیر کی۔ شام کو ۵ بجے نظارت امور عامہ کی طرف سے سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان کامرس ممبر کے اعزاز میں ایٹ ہوم دیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی شریک ہوئے اور مندرجہ بالا افسران بھی۔ نیز ان افسران نے چوہدری سر ظفر اللہ خان کی کوٹھی ایوان ظفر اللہ کو بھی دیکھا۔

۶ بجے کی ٹرین سے یہ سب افسران اور چوہدری صاحب واپس تشریف لے گئے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ مسجد نور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولوی عتیق الرحمن صاحب حق مبلغ تحریک جدید کا نکاح ہمراہ زینب النساء بیگم صاحبہ دختر حکیم نادر حسین صاحب ساکن کنگنہ ضلع ہوشیارپور بعوض ایک صد روپیہ مہر پر پڑھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ عقد طرفین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

بقیہ صفحہ ۵

کر۔ حسن و احسان میں تیری نظیر ہوگا
تب میری آنکھوں سے پردہ اٹھا اور میں نے ایک بصیرت سے کہا۔

بیشک یہی ہے وہ جو امن کا شہزادہ اور سلامتی کا فرزند ہے۔

(باقی آئندہ)

بقایا داران الحکم کے نام وی۔پی جاری ہو رہے ہیں وصول فرما کر ممنون فرماویں۔ (منیجر)

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الحکم واقع تراب منزل قادیان سے شائع ہوا